یہ اخبار ہر جمعہ کے دن دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

مضمون نگاروں کی خبریں یا مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے " للعہ

رؤسا و جاگیرداروں سے " للعہ

عام خریداروں سے " ۳/

غیر ممالک سے " ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اہل ہند سے " عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

یوم جمعہ - مورخہ ۶ شوال المکرم ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء عیسوی

اجتہاد اور تقلید

سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۶ء

پہنچایا تھا کہ جو لوگ امام بخاری کو امام شافعی کا مقلد کہتے ہیں حقیقت میں وہ گویا امام ممدوح کی توہین کرتے ہیں مگر آج ہم کو یاد آیا کہ اس "گویا" کی بھی حاجت نہیں۔ ان لوگوں کی تحریروں میں تو صاف الفاظ میں ملتا ہے کہ امام بخاری ایک ادنیٰ طالب علم حنفی بھی جیسی واقفیت نہ رکھتا تھا چنانچہ ایک حنفی اخبار میں ایک مضمون چھپا تھا جو بعینہ ہم یہاں نقل کرتے ہیں:-

"ہم نمونہ کے طور پر امام بخاری کا ایک اجتہاد پیش کرتے ہیں۔ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارزا یوما للناس فاتاہ رجل فقال ما الایمان قال الایمان ان تؤمن باللہ وملائکتہ وبلقائہ ورسلہ وتؤمن بالبعث قال ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ وتصوم رمضان۔ قال ما الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال متی الساعۃ قال ما المسؤل عنہا باعلم من السائل وسأخبرک عن اشراطہا اذا ولدت الامۃ ربہا واذا تطاول رعاۃ الابل البہم فی البنیان فی خمس لا یعلمہن الا اللہ ثم تلا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ ثم ادبر فقال ردوہ فلم یروا شیئا فقال ہذا جبریل جاء یعلم الناس دینہم۔

خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ ایمان کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لاوے اور ملائکہ پر اور خدا کے دیدار پر اور رسولوں پر اور قیامت میں اٹھنے پر۔ پھر اس آدمی نے کہا کہ اسلام کیا ہے پس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسکا کوئی شریک نہ بناؤ اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور روزہ رکھو۔ اس آدمی نے کہا کہ احسان کیا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا کی ایسی عبادت کرو کہ گویا تم اسکو دیکھ رہے ہو۔ اگر چہ تم [illegible]

چونکہ عید الفطر کے سبب سے یہ پرچہ اپنے وقت پر تیار نہیں ہو سکتا تھا۔ اسلئے ۱۶ نومبر کے پرچہ کے ساتھ ہی یہ پرچہ بھی تیار کر کے اپنے وقت سے پہلے ہی بھیجا جاتا ہے۔ منیجر

ahmadimuslim.de

نہیں دیکھتے مگر وہ تمکو دیکھتا ہے۔ پھر اس شخص نے سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی۔ اسکے جواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسئول یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارہ میں سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے اور میں تمکو قیامت کی بعض علامتیں بتاتا ہوں جبکہ لونڈی اپنے مالک کو جنے اور چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنوائیں۔ پانچ باتوں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ پھر وہ آدمی چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو پھر بلاؤ۔ مگر وہ نہ ملا اور آنحضرت نے فرمایا کہ یہ جبریل تھا جو لوگوں کو دین سکھانے کیواسطے آیا تھا۔

اس حدیث میں جبریل علیہ السلام نے ایمان۔ اسلام۔ احسان اور قیامت کے بارے میں علیحدہ علیحدہ سوال کئے۔ اور رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر ایک سوال کا جواب بھی علیحدہ دیا۔ ان سوالات اور جوابات سے صاف پایا جاتا ہے کہ ایمان علیحدہ چیز ہے۔ شرائع اسلام علیحدہ ہیں احسان اور چیز ہے اور قیامت کا علم اور چیز۔ مگر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے اختتام پر لکھا ہے کہ قال ابو عبداللہ جعل ذلک کلہ من الایمان یعنی یہ تمام باتیں ایمان ہی ہیں۔ اب غور کی جا ہے کہ یہ اجتہاد نہ صرف خلاف اس حدیث کے ہے بلکہ قرآن شریف کے بھی برخلاف ہے کیونکہ خداوند کریم نے جہاں ایمان کا ذکر کیا وہاں اعمال صالحہ کا ذکر کیا جس سے صاف پایا گیا کہ ایمان علیحدہ ہے اور اعمال جدا چیز۔ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری حدیث میں اس مضمون کی روایت کی ہے کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا وہ جنت میں جائیگا۔ باوجودیکہ وہ چوری اور زنا بھی کرچکا ہو۔ یہ بھی ایک دلیل ہے کہ اعمال جزو ایمان نہیں۔

پس یہ اجتہاد بلا دلیل ہے اور اسپر آمنا وصدقنا کہنے والے نہ صرف اندھی تقلید کرتے بلکہ خدا و رسول کے خلاف چل رہے ہیں۔"

(اہل فقہ۔ مورخہ ۳؍ اگست سنہ ۱۹۰۶ء)

اس تحریر کو پڑھکر یقیناً ناظرین کو بہت ہی صدمہ ہوا ہوگا۔ مگر ہمیں نہیں ہوا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہم جس وجہ سے ہمیں رنج نہیں ہوا۔ اگر ناظرین جانیں گے تو انکا رنج بھی رفع ہو جائیگا۔ وہ یہ ہے کہ یہ شخص ایک ایسا ہی (؟) شخص ہے کہ دارالعلوم کا تعلیم یافتہ ہے جس نے اپنی عمر کا کوئی حصہ دینی علوم خصوصاً علم حدیث بالخصوص صحیح بخاری کے پڑھنے پر نہیں لگایا۔ بس یہی وجہ ہے کہ اپنی معذور ناواقفی سے ایسا کہنے پر مجبور ہے۔ پس اسکے جواب میں امام بخاری کیطرف سے صرف اتنا کہنا کافی ہے ؎

وَإِذَا أَتَتْكَ مَذَمَّتِي مِنْ نَاقِصٍ ✤ فَهِيَ الشَّهَادَةُ لِي بِأَنِّي كَامِلُ

جسکا مطلب فارسی میں یوں سمجھو ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست ✤ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

راقم مذکور کی خاطر نہیں کیونکہ اسکو اور اسکے ہم مشربوں کو تو محدثین خصوصاً امام المحدثین (بخاری) سے جو کاوش ہے وہ غالباً فائدہ حاصل کرنے سے مانع رہیگی البتہ ناظرین اہلحدیث کی خاطر ہم اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ محدثین اس سے منکر نہیں کہ اصل ایمان فعل قلبی کا نام ہے ہاں اس میں شک نہیں کہ انکے محاورے میں ایک ایمان اور بھی ہے جسکا نام ہے **ایمان کامل** - یہ اصطلاح انکی ایسی مشہور ہے کہ بچہ بچہ اس سے واقف ہے۔ مفصلہ ذیل حوالجات سنئے!

سب سے پہلے علامہ عینی حنفی شارح بخاری کی سنئے جو حنفیوں کے نزدیک ایک ہی نصاب کامل کا حکم رکھتا ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں:۔

قال بعضهم ان الايمان فعل القلب واللسان مع سائر الجوارح وهم اصحاب الحديث ومالك والشافعي واحمد والاوزاعي یعنی محدثین اور ائمہ ثلاثہ اور اوزاعی کا یہ مذہب ہے کہ ایمان دل کے اعتقاد اور زبان کے اقرار اور تمام اعضا کے نیک اعمال کا نام ہے پھر فرماتے ہیں:۔ الايمان قد جاء بمعنى اصل الايمان كما في قوله عليه السلام الايمان ان تؤمن بالله وملائكته الحديث وقد جاء بمعنى الايمان الكامل وهو المقرون بالعمل كما في قوله عليه السلام لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن الحديث فالخلاف في اللفظ راجع الى تفسير الايمان ولا خلاف في المعنى (عینی حاشیہ بخاری) یعنی ایمان کبھی تو صرف دل کے ماننے پر بولا گیا۔ جیسے اللہ کو ماننا۔ فرشتوں کو ماننا وغیرہ اور کبھی ایمان کامل پر بھی بولا گیا ہے جس کے ساتھ اعمال بھی شامل ہوتے ہیں۔ جیسا حدیث میں آیا ہے کہ زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا پس محدثین اور حنفیہ میں لفظی اختلاف ہے اصل میں اختلاف نہیں۔

اور سنئے! ملا علی قاری حنفی شارح مشکوٰۃ کہتے ہیں فالسلف قالوا هو اعتقاد بالقلب ونطق باللسان وعمل بالاركان وارادوا بذلك ان الاعمال شرط في كماله (مرقاۃ الایمان) یعنی سلف کے بزرگ (محدثین اور ائمہ ثلاثہ وغیرہ)

ترک اسلام - دہرمپال کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب - قیمت ۴؍ نوٹ ثلث قیمت کی رعایت دو ہفتہ تک - مینیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کرو -

نے کہا کہ ایمان دلی اعتقاد زبانی اقرار اور اعمال صالحہ کا نام ہے یہ لوگ ان باتوں کو ایمان کے کمال کے لئے شرط بناتے ہیں۔

اور سنئیے! تفسیر خازن میں ہے اصل الایمان فی اللغة التصدیق فاما الایمان بھذا ان لا زیادہ لا ینقص والایمان فی لسان الشرع عبارة عن التصدیق بالقلب والاقرار باللسان والعمل بالارکان فاذا فسر بھذا فانہ یزید و ینقص وھو مذھب اھل السنة من اھل الحدیث وغیرھم یعنی ایمان اصل میں اعتقاد قلبی کا نام ہے جب ایمان کی تفسیر اسی سے کیجائے تو وہ کم زیادہ نہیں ہوتا اور شریعت کے محاورہ میں ایمان اعتقاد زبانی اقرار اور اعمال صالحہ کے مجموعہ کا نام ہے پس جب اس سے تفسیر کیجاوے تو بیشک ایمان کم زیادہ ہوتا ہے۔

اور سنئیے! تفسیر ابن جریر میں ہے الایمان التصدیق وتدخل الخشیة للہ فی معنی الایمان الذی ھو تصدیق القول بالعمل یعنی اصل ایمان تو دلی تصدیق ہے مگر کبھی اللہ کا خوف بھی اصل ایمان میں داخل ہو جاتا ہے جو قول بتصدیق العمل ہے۔

اور سنئیے! تفسیر بیضاوی میں اس سے بھی واضح فیصلہ ہے۔ اما فی الشرع فالتصدیق بما علم بالضرورة من دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کالتوحید والنبوة والبعث والجزاء ومجموع ثلاثة اعتقاد الحق والعمل بمقتضاہ عند جمھور المحدثین والمعتزلة والخوارج فمن اخل بالاعتقاد وحدہ فھو منافق ومن اخل بالاقرار فھو کافر ومن اخل بالعمل ففاسق وفاقا وکافر عند الخوارج خارج عن الایمان غیر داخل فی الکفر عند المعتزلة۔ یعنی شرع کے محاورہ میں ایمان کہتے ہیں۔ توحید۔ نبوت۔ قیامت اور جزا کے ماننے کو اور ان کا مجموعہ تین چیزیں ہیں اعتقاد حق اور اسکے مطابق عمل کرنا جمہور محدثین اور معتزلہ اور خارجیوں کے نزدیک (پھر ان تینوں مذہبوں میں فرق بتلایا ہے کہ) جو کوئی صرف اعتقاد میں خلل ڈالے یعنی توحید وغیرہ پر صحیح اعتقاد نہ کرے اور ظاہری عمل کرے۔ وہ منافق ہے اور جو توحید کا زبانی اقرار نہ کرے وہ کافر ہے اور جو کوئی اعمال نیک نہ کرے وہ فاسق ہے۔ (پھر اسکی تفصیل کی ہے تاکہ محدثین کا مذہب بالکل ممتاز ہو جائے فرماتے ہیں کہ اعمال میں خلل ڈالنے والا) خارجیوں کے نزدیک کافر ہے اور معتزلہ کے نزدیک ایمان سے تو خارج ہے مگر کفر میں داخل نہیں بلکہ بین بین ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ محدثین کے نزدیک اعمال صالحہ اصل ایمان کے اجزا نہیں بلکہ کامل ایمان کے ہیں

اور سنئیے! تفسیر کبیر میں اہلحدیث کا مذہب یہ لکھکر کہ محدثین کے نزدیک ایمان نام ہے اعمال قلوب اور زبانی اقرار اور نیک اعمال کا، لکھا ہے۔ اما اھل الحدیث فذکروا وجھین الاول ان المعرفة ایمان کامل وھو الاصل ثم بعد ذلک کل طاعة ایمان علیحدہ یعنی اہلحدیث کے نزدیک اصل ایمان تو معرفت خداوندی ہے اسکے بعد پھر ہر ایک نیک کام ایمان ہے یعنی ایمان کیطرح ضروری ہے۔

اور سنئیے شرح عقائد میں معتزلہ کے مقابلہ پر وہی آیات نقل کی ہیں جو اڈیٹر اہل فقہ نے لکھکر بزعم خود امام بخاری کی تغلیط اور تجہیل کی ہے۔ اخیر میں جاکر ایک ایسا فیصلہ دیا ہے۔ جو امام بخاری کے معترض دیکھتے تو کبھی اعتراض منہ پر نہ لاتے۔ کہا ہے۔ ولا یخفی ان ھذہ الوجوہ انما تقوم حجة علی من یجعل الطاعات رکنا من حقیقة الایمان بحیث ان تارکھا لا یکون مؤمنا کما ھو رای المعتزلة لا علی من ذھب الی انھا رکن من الایمان الکامل بحیث لا یخرج تارکھا عن حقیقة الایمان کما ھو مذھب الشافعی رحمة اللہ علیہ واکثر السلف ہی کہا ہے (یعنی یہ آیات معتزلہ کا رد کرتی ہیں جو نیک اعمال کو اصل ایمان میں داخل جانتے ہیں لیکن جو لوگ اصل ایمان میں نہیں بلکہ کامل ایمان میں داخل کرتے ہیں جنکا نتیجہ یہ ہے کہ ان اعمال کا تارک انکے نزدیک اصل ایمان سے خارج نہیں ہوتا جیسا کہ امام شافعی اور اکثر سلف کا مذہب ہے تو آیات مذکورہ انکے خلاف کسی طرح نہیں۔ **بزرگان دین کی بدگوئی کرنیوالو! سنتے ہو؟**

اور سنئیے! نووی شرح صحیح مسلم میں ہے قال الامام ابو الحسن مذھب جماعة اھل السنة سلف الامة وخلفھا ان الایمان قول وعمل ویزید وینقص یعنی سلف وخلف اہل سنت کا یہی مذہب ہے کہ ایمان قول اور اعمال کا نام ہے اور کم و بیش ہوا کرتا ہے پھر اس پر اعتراض کیا ہے کہ فان قیل الایمان فی اللغة التصدیق یعنی ایمان لغت میں دلی تصدیق کو کہتے ہیں۔ پھر اس سوال کا جواب دیا ہے فالجواب ان التصدیق یکمل بالطاعات کلھا یعنی تصدیق اور اعتقاد دلی اعمال صالحہ کے ساتھ کامل ہوتے ہیں۔

کہاں تک میں دعوی پر شہادتیں پیش کیجاویں۔ کل شروح حدیث کی کتابیں اور کل تفاسیر اس سے بھری ہیں۔ ؎

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

اب ہم خود صحیح بخاری سے بتلاتے ہیں کہ امام بخاری رضی اللہ عنہ

کا مطلب کیا ہے۔ حیرانی ہے کہ آج جو آیات مکتبوں کے لونڈے پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں کہ ایمان اور چیز ہے اور عمل اور چیز ہے۔ کیا امام بخاری کو یہ آیات معلوم نہ تھیں؟ پھر یہ کیا راز ہے کہ وہ اعمال کو ایمان میں داخل کرتا ہے وہ یہی ہے کہ ؎ ناشناسی حقیقت نہی خطا اینجاست

سنو! امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس دعویٰ پر کہ اصل ایمان صرف اعتقاد قلبی کا نام ہے۔ چھ دلیلیں لکھی ہیں چھٹی دلیل یہ ہے کہ السادس ان تعالیٰ کثیرا ذکر الایمان وقرنہ بالمعاصی قال الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما وجل (کذا) یعنی اللہ تعالیٰ نے کئی ایک جگہ ایمان کے ساتھ گناہوں کو ملا کر ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں سے ایمان نہیں جاتا۔ پھر آگے وہ آیات لکھی ہیں۔

اب دیکھو امام بخاری بھی یہی کہتے ہیں یا کچھ اور۔ غور سے سنو!

باب المعاصی من امر الجاھلیۃ ولا یکفر صاحبھا بارتکابھا الا بالشرک لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک امرؤ فیک جاھلیۃ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فسماھم المؤمنین یعنی گناہ رسوم جاہلیت سے ہیں یعنی کفر کے زمانہ کی رسوم ہیں اور ان کا مرتکب کافر نہیں بجز شرک کے کیونکہ آنحضرت نے ایک صحابی کو فرمایا تجھ میں جاہلیت کی عادت ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو انہیں صلح کرا دو۔

یہ دلیل لا کر امام بخاری تبویب پر اطلاع دیتے ہیں کہ فسماھم المؤمنین یعنی ان لوگوں کو باوجود گنہگار ہونے کے ایماندار کہا ہے۔ بتلائیے امام رازی نے چھٹی دلیل امام بخاری سے سیکھی ہے یا بخاری نے رازی سے۔ اگر امام رازی امام بخاری سے پہلے گذرے ہوتے تو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ بخاری نے رازی سے سیکھی لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ امام بخاری سینکڑوں سال پہلے ہو گئے ہیں۔ تو کوئی شک نہیں رہتا کہ امام رازی کی یہ دلیل صحیح بخاری ہی سے ماخوذ ہے۔ پس جب دونوں کی دلیلیں ایک ہیں تو مدعا بھی ایک ہی ہے کہ اصل ایمان اعتقاد قلبی کا نام ہے اور اعمال اصل ایمان میں داخل نہیں بلکہ اس کی تکمیل میں ساعی ہیں۔

ان شہادتوں سے دو امر بخوبی ثابت ہو گئے۔

(۱) یہ کہ محدثین اصل ایمان سے منکر نہیں مگر وہ اعتقاد قلبی کا نام ہی ایمان رکھتے ہیں اور نیک اعمال کے ترک اور گناہ کے ارتکاب کرنے والے کو کافر نہیں کہتے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ محدثین کے نزدیک اعمال صالحہ اصل ایمان میں داخل نہیں بلکہ ایمان کامل میں داخل ہیں۔ اسی ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کے وہ قائل ہیں۔

اتنی تمہید کے بعد ہم امام بخاری کے اس فقرہ پر آتے ہیں جس پر معترض نے اپنی معمولی غلط فہمی سے اعتراض کیا ہے یعنی جعل ذلک کلہ من الایمان اس فقرہ کی شرح فتح الباری اور قسطلانی دونوں نے یوں کی ہے ای الاعمال المشتملۃ علی ھذہ الامور کاملا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ افعال کے مجموعہ کو ایمان کامل فرمایا ہے۔

بتلاؤ! اس تفسیر سے جو بحوالہ دیگر محدثین و مفسرین بلکہ خود بحوالہ امام بخاری کی گئی ہے، فقرہ مذکورہ پر کیا اعتراض ہے؟ اگر اس پر بھی اعتراض ہے تو امام ابوحنیفہ پر بھی اعتراض ہوگا جو فرماتے ہیں کہ المؤمنون مستوون فی الایمان والتوحید متفاضلون فی الاعمال (فقہ اکبر) یعنی مسلمان ایمان میں برابر ہیں اعمال میں فرق رکھتے ہیں کوئی ادنیٰ ہے کوئی افضل یہی مضمون ہے امام بخاری کا الایمان یزید وینقص۔

اب ایک سوال باقی ہے کہ محدثین نے کیوں یہ اصطلاح مقرر کی ہے کہ لفظ تو محض ایمان کا بولتے ہیں اور مراد ایمان کامل رکھتے ہیں۔ سو اس کا جواب علامہ سہیم آبادی مصنف حسن البیان سیل الرحمٰن کے الفاظ میں بتاتا ہوں کہ:۔

محدثین اللہ و رسول کی پیروی میں مزید اہتمام رکھتے ہیں جن امور کی نسبت اللہ و رسول سے جو کچھ وارد ہوا ہے جس امر پر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو حکم لگایا ہے اس کو قبول و بیان میں سر مو فرق نہیں کرتے اور اپنی عقل سے اطلاقات شرعیہ میں خرابی نہیں نکالتے اور اس خرابی کی بنا پر ظاہر قرآن و حدیث کا انکار نہیں کرتے۔ یہی شان تھی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (صفحہ ۷)

اس کی مفصل وجہات دا ہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں بیان فرمائی ہے۔ پس غور سے سنو!

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔ (حجۃ اللہ ابواب الایمان ملاحظہ ہو)

"اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل الایمان علی ضربین احدھما الایمان الذی یدور علیہ احکام الدنیا من عصمۃ الدماء والاموال

الہامی کتاب ۔ وید اور قرآن شریف کے الہامی ہونے پر بحث ۔ قیمت ۲/ نوٹ ٹکٹ قیمت صاف ادیر لکھ ۔ المشتہر مینیجر اہلحدیث امرتسر

وضبط بامور ظاهرة فی الانقیاد وهو قوله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله ویقیموا الصلوة ویؤتوا الزکوة فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم علی الله وثانیهما الایمان الذی یدور علیه احکام الآخرة من النجاة والفوز بالدرجات وهو متناول لکل اعتقاد حق وعمل مرضی وملکة فاضلة وهو یزید وینقص وسنة الشارع ان یسمی کل شیء منها ایمانا لیکون تنبیها بلیغا علی جزئیته وله شعب کثیرة ومثله کمثل الشجرة یقال للدوحة والاغصان والاوراق والثمار والازهار جمیعا انها شجرة فاذا قطع اغصانها وخبط اوراقها وخرف ثمارها قیل شجرة ناقصة فاذا قلعت الدوحة بطل الاصل۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی دو قسمیں فرمائی ہیں ایک وہ جس پر احکام دنیا کی بنا ہے یعنی جان و مال کا بچنا اور وہ انقیاد ظاہری ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ مجکو حکم ہے جہاد کرتا رہوں تا آنکہ لوگ توحید و رسالت کی شہادت دیں۔ اور نماز قایم کریں اور زکوۃ دیں۔ اگر لوگوں نے ایسا کیا تو مجھ سے اپنی جان و مال کو سوائے حقوق اسلامی (قصاص وغیرہ) کے بچا لیا اور حساب انکا اللہ کے ذمہ ہے۔ دوسری قسم ایمان کی وہ ہے جس پر احکام آخرت یعنی نجات و درجات پانے کی بنا ہے اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حق اور اعمال پسندیدہ کو اور ملکہ فاضلہ کو اور وہ کم و بیش ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب امور کا نام ایمان رکھا تاکہ تنبیہ اسپر کہ یہ سب اسکے جزو ایمان ہیں۔ ایمان کی بہت شاخیں ہیں اور ایمان کی مثال درخت کی ہے کہ تنہ شاخیں پتے پھول پھل سب کو درخت کہا جاتا ہے اگر اسکی شاخیں کاٹ لیجائیں اور پتے اسکے جھاڑ دیے جائیں اور پھل توڑ لیے جائیں تو ناقص درخت کہلائیگا اور اگر تنہ اکھیڑ دیا جائے تو اصل ہی نہ رہیگا۔"

یہی وجہ ہے کہ امام ابو القاسم لالکائی کہتے ہیں لقیت الف رجل من العلماء بالامصار فما رئیت احدا منهم یختلف فی ان الایمان قول وعمل ویزید وینقص (فتح الباری) یعنی میں ایک ہزار علماء کو ملا ہوں سبھی کہتے تھے کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے جو بڑھتا اور گھٹتا ہے۔"

الغرض کہ شرائع اور انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کے اعتقادات اور اعمال درست ہوں اور دل اور اعضاء کو خدا سے وابستہ کریں اسی بنا پر سید الطائفہ خواجہ حسن بصری نے فقیہ کی تعریف ان لفظوں میں کی ہے انما الفقیه المعرض عن الدنیا الزاهد فی الآخرة البصیر بعیوب نفسه (مقدمہ درمختار) یعنی فقیہ وہ ہے جو دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا راغب اور اپنے عیوب کو دیکھنے والا ہو۔ حالانکہ یہ قیود کسی اصول اور فقہ کی کتاب میں نہیں پائی جاتیں۔ اسی طرح محدثین رضی اللہ عنہم اجمعین جہاں ایمان کا لفظ بولتے ہیں وہاں ایمان کامل ہی مراد لیتے ہیں پس اسکو یاد رکھو اور آئندہ کو چھوٹا منہ بڑی بات کا مقولہ ثابت نہ کرو لو بندگان دین کی توہین کرنا چھوڑ دو۔ ورنہ یاد رکھو ؎

رنگ لائیگا یہ اک نہ اک دن تمہارا بگھڑنا + دیکھ لوگے ہاتھ پاؤں کو مہندی لگا کر بیٹھنا

(باقی باقی)

کھلا خط

از طرف حافظ محمد یوسف پنشنر ساکن امرتسر

بنام مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

سلام مسنون۔ مرزا صاحب! وہ دن آپ کو یاد ہے؟ جب آپ نے قبل از دعویٰ مسیحیت و نبوت اشتہار دیا تھا کہ مخالفین اسلام میں سے کوئی ہمارے پاس آوے اور ایک سال تک ہمارے پاس رہکر اسلام کی حقانیت کے دلائل سنے اور آسمانی نشانات دیکھے۔ اگر اُسے اثر ہو جاوے تو صرف کلمہ طیبہ پڑھکر ایمان لاوے اور اگر اسپر اثر نہ ہو تو وہ سو روپے ماہوار کے حساب سے ہم اُسے چوبیس سو روپیہ ایک سال کا ہرجانہ دینگے۔ اسکا اسپر [illegible] منشی اندرمن مراد آبادی نے آپکو لکھا کہ میں آپکے لکھنے کے مطابق تمہارے پاس آتا ہوں۔ مگر ایک سال کے لئے مبلغ چوبیس سو روپیہ بحساب دو سو روپیہ ماہوار ایک بینک یا اندرمن میرے پاس لاہور میں پیشگی بھیجدو۔ تو میں تمہارے پاس قادیان میں آجاؤنگا۔

آپنے اپنے سب دوستوں کو لکھا کہ ہمکو اس موقع پر چوبیس سو روپیہ دیدو اور ہماری جائداد رہن رکھ لو۔ آپنے اس موقع پر یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ کام کسی عالی رتبہ شخص سے ہوگا۔ جو اہل اللہ اور اہل جنت ہوگا۔ مگر اسوقت کسی دوست نے آپکو مدد نہ دی۔ البتہ اسوقت ایک شخص ہی واحد دی تھا جس نے

اس بات میں از حد کوشش کی اور چھبیس سو روپیہ لیکر منشی اندرمن کے پیچھے پیچھے بھاگا پھرا۔ اور اسوقت میں ہی نے اندرمن کو ہزیمت دی جس سے آپکی فتح ہوئی۔ حالانکہ کوئی مسلمان نہ چاہتا تھا کہ آپکی فتح ہو۔

اب میں آپکو اتنی مدت کے بعد اس غرض سے یہ بات یاد دلاتا ہوں کہ میں بھی اخیر عمر کو پہونچ گیا ہوں اور آپنے بھی اپنی عمر کے اختتام کا اعلان کر دیا ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ آپ اور آپ کے سب دوستوں سے موقع مذکور پر کوئی کمال ظاہر نہ ہوا۔ صرف ایک میں ہی واحد شخص ہوں جس نے ایسے نازک موقع پر ایسا بڑا کام کر کے آپکی لاج رکھ لی۔ اور بموجب آپکے قول کے کامل اہل اللہ اور اہل جنت ہو چکا۔ اسواسطے آپکو چاہیئے کہ امرتسر میں بندہ کے غریب خانہ پر تشریف لا کر خاکسار سے بیعت کریں۔ اور اپنی عاقبت بالخیر بنالیں۔

آپکا دلی خیر خواہ

حافظ محمد یوسف پنشنر از امرتسر کٹرہ مہاں سنگ

اڈیٹر:۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ جناب حافظ صاحب مرزا صاحب کو اس ضعیفی میں اتنی تکلیف نہ دیں کہ وہ آپ کے در دولت پر حاضر ہوں بلکہ ایک کارڈ کے ذریعہ ہی سے بیعت قبول فرمالیں۔ ملاقات انکی آمد پر موقوف رکھیں۔

الحکم اور وطن

قصہ مشہور ہے کہ ایک کبڑی سے کسی نے پوچھا کہ تو اپنی کمر سیدھی چاہتی ہے یا اوروں کو کبڑا دیکھنا پسند کرتی ہے؟ کبڑی نے کہا میری دلی آرزو یہی ہے کہ سب کبڑے ہوں۔ میں بھی انکو اپنی طرح دیکھوں۔ یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ انکی دلی خواہش رہتی ہے کہ جبر اٹھا ہم پر نبی رسالت کیوجہ سے فتویٰ کفر لگا ہے۔ اوروں پر بھی لگتا رہے۔ چنانچہ آجکل اڈیٹر وطن پر انہوں نے فتویٰ لیکر شائع کیا ہے کہ یہ عیسائیوں کی کتابیں اسلام کے خلاف بیچتا ہے ایسی فتوے بازیاں کے تو ہم مخالف ہیں البتہ ہمیں شک نہیں کہ اڈیٹر وطن کا یہ فعل کسیطرح کسی دیندار دانا کی نظر میں مستحسن تو کیا جائز بھی نہیں ہوگا۔ اس سے بڑھکر حیرانی ہے کہ بعض ہمعصروں نے اڈیٹر وطن کے اس کام کو ناپسند کیا ہے انکی بابت لکھا ہے کہ وطن کی ترقی پر انکو حسد آتا ہے (معاذ اللہ)

اوروں کی بابت تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ خاکسار اڈیٹر اہلحدیث سچے دل سے کہتا ہے کہ وطن کی ترقی پر ہم کو حسد نہیں بلکہ خوشی اور فخر ہے وہ فضل باللہ شہید۔ حالانکہ اسی مضمون کے شروع میں اڈیٹر وطن خود ہی لکھتا ہے کہ اعتراض کرنا تو اقتضاء دوستی ہے مگر کسی کی نیت پر حملہ کرنے سے بچنا چاہیئے۔ اللہ اکبر ایک ہی پرچہ میں بلکہ ایک ہی مضمون میں اپنے ہی کہے کے خلاف لکھدینا جتلا رہا ہے کہ اڈیٹر وطن کو اپنی باتیں ہی یاد نہیں رہتی یا جو کچھ کہتے ہیں وہ دوسروں کے لئے ہوتا ہے۔ اپنے عمل کیلئے نہیں۔

آخری فقرہ بھی تعجب سے خالی نہیں کہ آپ کہتے ہیں کہ گو قرآن شریف میں عزیز واقارب بلکہ خود اپنے نفس کے خلاف بھی حق کہنے کی تاکید ہے۔ مگر مخالفین کے مقابلہ پر تو عصبیت اور حمایت رکھنے کا موکد حکم ہے۔ افسوس ہے ہمیں تمام قرآن شریف میں یہ موکد حکم کہیں نہیں ملتا۔ البتہ اسکے برخلاف ملتا ہے۔ کہ صحابہ سے غلطی سے ماہ حرام میں لڑائی ہوئی کفار نے سوال کیا کہ ماہ حرام میں لڑنے کا حکم کیا ہے جواب ملا قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ یعنی اے نبی تو کہدے کہ ماہ حرام میں لڑنا بیشک بڑا گناہ ہے بلکہ ایک حدیث شریف میں ہے جو شخص عصبیت قومی میں مارا جاوے وہ جہنمی ہے کیونکہ اس نے تحقیق سے کام نہیں لیا کہ کون حمایت کا مستحق ہے مختصر یہ کہ ہمیں یہی حکم ہے کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ یعنی سچوں کا ساتھ دیا کرو۔ یہی وجہ ہے کہ بعض احباب کی رائے ہے کہ وطن کو دینی مسائل میں دخیل نہ ہونا چاہیئے۔

مسافر کی تباہی انکی بد عملی کا نتیجہ

آگرہ کا ہاں ناری اخبار (مسافر) ۳۰ اکتوبر کے پرچہ میں افسوس کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ہمارا رجسٹر چوری ہو گیا جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"آج ہم افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ اس مرتبہ مسافر کے مخالف اپنی خواہش میں ایک حد تک کامیاب ہوگئے ہیں یعنی پنڈت جی تو آریہ سماج اجیاپی کے جلسے پر تشریف لے گئے تھے اور منیجر صاحب بعارضہ بخار پڑے ہوئے تھے۔ پس اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر مخالفین نے کسی گہری سازش سے وہ رجسٹر دفتر اخبار سے اڑوا لیا کہ جسمیں خریداران اخبار کے نام۔ پتے۔ تاریخ اجرائے اخبار و ادائگی قیمت اخبار درج تھی۔ ہم نے اسکی تلاش کی کوشش ہوئی کہ بہت دیا دخریداروں کے پتوں

ahmadimuslim.de

کی چٹیں چھپی ہوئی تھیں لیکن بدقسمتی سے تقریباً تین سو خریداروں کی چٹیں بوجہ کثرت کے ابتک نہ چھپ سکی تھیں پس اُن صاحب کے نام اپنے دفتر سے کسی طرح بھی نہ معلوم ہو سکے" (منا فر - ۳۰ اکتوبر)

پنڈت جی ہماری خیال میں تمہارا افسوس بیجا ہے - جب آپکا مذہب ہی یہ ہے کہ جس شخص کو اس جنم میں کوئی تکلیف پہونچے اُس کا سبب یہ ہے کہ اُس نے بھی پہلی جون میں کسی شخص کو ایسی تکلیف پہونچائی ہوگی - پس آج اگر تمہارا رجسٹر چوری ہو گیا - تو ضرور ہے کہ پہلی جون میں تم نے بھی کسی [illegible] کی چوری کی ہوگی اور مالی نقصان پہونچایا ہوگا - جیسے کہ [illegible] میں آج تمہارا چوری ہوا پس چٹیں نہ چھپنا اپنے کئے کی سزا سمجھو کندہ را چاہ در پیش - تم پہلے ہو سکے تو تمہاری چیز کسی نے چرالی ہے کہو جی کون دھرم ہے؟ افسوس کہ پیگا؟

سے کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے - اب آنسو پونچھو اور ہوش سنبھالو کہ تم پر کوئی ظلم نہیں ہوا - آئندہ کسی کی چوری مت کرنا -

مگر ہم جانتے ہیں کہ یہ سب تمہاری چال ہے - اور ایسے تمہیں بات بنانی نہیں آئی - تم کہتے ہو کہ تین سو خریداروں کی چٹیں بوجہ کثرت کے ابتک نہ چھپ سکیں تھیں" تف ہے ایسے جھوٹ پر - بتلاؤ تین سو چٹیں ایک دفعہ کاتب سے لکھوا کر چھپوا لینا زیادہ مشکل اور زیادہ وقت چاہتا ہے - یا ہر ہفتہ تین سو قلمی چٹیں لکھنی زیادہ وقت طلب کرتی ہیں؟

اور اسپر تمہارا دروغ بے فروغ یہ کہ تم ایک ہی رجسٹر بیان کرتے ہو حالانکہ ہر ایسا بھی کبھی دفتروں میں ہوتا ہے - رجسٹر علیحدہ علیحدہ ہوا کرتے ہیں - کسی میں خریداروں کے نام - کسی میں نمبر خریداری - کسی میں قیمتوں کا حساب - کوئی ردیف وار - علیٰ ہذا القیاس - اگر ایک رجسٹر گم ہو جائے تو دوسروں سے خریداروں کا پتہ ملسکتا ہے - مگر تم کیسے عقل کے پتلے ہو کہ ایک ہی رجسٹر میں سب طرح کی کھچڑی بھر دی - اس سے معلوم ہو گیا کہ تم بڑے گندہ ناتراش ہو - یا صریح جھوٹ بولکر خریداروں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنی نہیں دھوکا دینا چاہتے ہو - بہرحال تم آئندہ کو کسی ایسی جون میں بھیجے جاؤ گے جہاں جھوٹ بولنے والوں اور دھوکا فریب دینے والوں کو انکی پچھلی جون کا بھولا پتہ لگ جاتا ہو - اور تمہاری لمبی ڈاڑھی تم سے جدا کیجائے -

پس ہماری نصیحت سنو! ایسی دروغگوئی اور گندہ دہنی سے باز آؤ - ورنہ ایشور جانے تم کہاں اور ہم کہاں -

دعا گو رحیم الدین نائب ایڈیٹر

سماعِ موتیٰ ـ توسّل اور استمداد ثابت نہیں

فی زمانہ توسّل اور سماعِ موتیٰ اور استمداد کے اہلحدیث یا یوں کہو محمدی لوگ قائل نہیں اسکی وجہ اور ان غیر مثبتہ پر نہ چلنے سے عوام طعن و تشنیع کرتے ہیں کوئی کہتا ہے اسی وجہ سے وہابی کہا جاتا ہے کہ یہ استمداد و توسل سماع موتیٰ کے قائل نہیں - کوئی کہتا ہے حدیثیں یہ سب ہیں یہ حدیث کو [illegible] قال اللہ قال رسول اللہ والے [illegible] ان مسائل کی کہو ہیں اور بھی [illegible] ہیں کہ ایسا [illegible] کثیر سلف میں سماع موتیٰ کی قائل نہ تھے یہیں میں بڑے بڑے مجتہدین بھی داخل ہیں اور نیز علماء احناف سلف مگر ذرا ایسا کہنے والوں کو یہ خیال نہ آیا کہ آج اگر اہلحدیث کو اسی وجہ سے وہابی کہا جاتا تو گذرے ہوئے بڑے بڑے علماء اور علماء احناف پر بھی یہ لفظ وہابی صادق آجائیگا - یا رب عجب بے نشانہ پتھر مارتے ہیں اے خدا کے بندو! کیا تمکو معلوم نہیں کہ ایک زمانہ سے اختلاف سماع موتیٰ میں چلا آرہا ہے پھر کسی کی بھی توہین کرنا بڑی نادانی ہے - اور استمداد تو غیر مثبتہ کسی کا مذہب نہیں ہاں البتہ انکی قائل اور یہ مذہب انہیں کا ہے جنکو قبر پرستی مرغوب ہے اور جنکو اللہ ایک وحدہٗ لاشریک کافی نہیں - ہم اپنی اس تقریر کو اس بحث پر ختم کرینگے کہ سماع موتیٰ - توسل - و استمداد جائز نہیں و ثابت نہیں - اور ہم ترتیب وار نمبر لگاتے ہوئے بحث کرتے چلیں گے یعنی پہلے سماع موتیٰ پھر بعدہ توسل پر پھر استمداد پر -

(۱) سماع موتیٰ یعنی اموات کے سننے میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ کے پاس سماع موتیٰ ثابت نہیں - جملہ معتبر کتب فقہ میں یہی ہے - مزید ثبوت کیلئے کتاب غرائب تحقیق المذاہب کی عبارت نقل کرتے ہیں - (و) ان الامام ابو حنیفة من یأتی القبور لاهل الاصلاح فیسلم ویخاطب ویتکلم ویقول یا اهل القبور هل لکم من خبر وهل عندکم من اثر انی اتیتکم منادیکم من شهور ولیس سوالی منکم الا الدعاء فهل دریتم ام غفلتم فسمع ابو حنیفة یخاطبهم فقال هل اجابوا لک قال لا فقال له سحقا لک وتربت یداک کیف تکلم اجسادا لا یستطیعون جوابا ولا یملکون شیئا ولا یسمعون صوتا وقرء وما انت بمسمع من فی القبور - خلاصہ مطلب امام صاحب نے ایک شخص کو دیکھا کہ قبرستان میں کھڑا ہوا سلام کرتا ہے - اور

منیجر اہلحدیث امرتسر [illegible]

مخاطب کرتا ہے اور بات کرتا ہے اور کہتا ہے او قبر والو! کیا تم سے ہماری بھلائی ہوگی یعنی کیا میں تم سے آتا ہوں اور میرا سوال کچھ نہیں مگر دعا کر دیتا ہے میری سفارشی ہو جاؤ کیا تم مجھ سے غافل ہو گئے؟ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے سنکر فرمایا۔ اُس شخص کیا تجھکو قبر والوں نے جواب دیا؟ کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو دور ہو ہلاکت ہو تیرے لئے۔ یہ اجسام جو جواب کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ کچھ چیز کے مالک ہیں اور نہ آواز کو سنتے ہیں اور آپ نے سماع موتی کو رد میں یہ آیت پڑھی تو نہیں سنا سکتا تو اے رسول قبر والوں کو۔ تعجب ہے کہ امام صاحب کے پاس سماع موتی ثابت نہیں۔ مگر آپ کے فرضی مذہبی سماع موتی کے قائل ہیں۔ اور اہلحدیث کو سماع موتی کے قائل نہ ہونے سے وہابی نام رکھتی ہیں مگر ذرا غور نہیں کرتے کہ اس مسئلہ میں حنفی اور اہلحدیث موافق ہیں پس اب چونکہ حنفی اور اہلحدیث موافق ہیں پس اب چونکہ حنفی مذہب میں بھی سماع موتی ثابت نہیں اسلئے حنفی کو بھی وہابی کہنا چاہیئے۔ ایک حدیث بخاری کی سماع موتی میں پیش کیجاتی ہے جو بخاری شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل قلیب پر گئے اور فرمایا کیا تم نے پایا حق جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ایسے اجسام سے بات کرتے ہیں کہ طاقت کو کسی قسم کی نہیں رکھتے تو آپ نے فرمایا تو نہیں ہے زیادہ سننے والا ان سے۔ [illegible] اس حدیث [illegible] معجزہ تھا [illegible] حضرت عمر کا یہ کہنا کہ آپ [illegible] بات کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے خالی نہیں مگر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ تو ان سے زیادہ سننے والا نہیں۔ یہ ایک آپ کا معجزہ تھا اس وقت اہل قلیب کو عبرت دلانے کی غرض سے معجزہ سماع کا ہوا تھا۔ اس حدیث کے قطع نظر اس حدیث کے بعد ہی کی حدیث جو بخاری میں موجود ہے۔ سماع موتی کی پوری نفی کرتی ہے۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہم لیعلمون۔ الآن ان ما کنت اقول لہم حق و قرأ قال اللہ تعالیٰ انک لا تسمع الموتی۔ کہ اہل قلیب جو اب معلوم کرتے ہیں اور یہ سچ ہے اسلئے کہ خدا فرماتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو نہیں سنا سکتا۔ اس حدیث سے صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی وقت جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ سننے یہ معجزہ آپ کا تھا۔ اور ثبوت سماع میں وہ ایک حدیث پیش کیجاتی ہے کہ مردے کو جس وقت قبر میں رکھکر چلے جاتے ہیں تو جوتوں کی آواز کو سنتا ہے۔ اس میں کیا تعجب ہے کیا یہ معلوم نہیں کہ منکر نکیر قبر میں پرسش کے لئے اٹھاتے ہیں جب مردے کو پرسش کیلئے تو زندہ کرتے ہیں۔ اتنی ہوش میں جوتوں کی آواز سنتا ہے یہ میت کی حالت کہاں ہے جو سماع موتی اس سے نکالتے ہیں۔

(۲) رد توسل - یہ بھی ثابت نہیں۔ اگرچہ تھوڑے علماء ادہر گئے تھے مگر اکثر عدم ثبوت توسل پر متفق تھے اور ہیں۔ توسل کے قائل قرآن شریف کی اس آیت کو دلیل میں پیش کرتے ہیں اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ یَبۡتَغُوۡنَ اِلٰی رَبِّہِمُ الۡوَسِیۡلَۃَ اَیُّہُمۡ اَقۡرَبُ وَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَہٗ وَ یَخَافُوۡنَ عَذَابَہٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحۡذُوۡرًا اس آیت میں صرف لفظ وسیلہ کو کم فہم دیکھ کر اموات کو وسیلہ بنانا جائز ٹھیرا دیا۔ مگر دراصل اس آیت میں اسکی اچھا کافی نفی ہے۔ دیکھو اس آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ وہ لوگ جو غیروں کو پکارتے ہیں غیروں کو اپنا وسیلہ یا سفارشی بناتے ہیں۔ وہ خود ڈھونڈتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس وسیلہ (یعنی قرب) کہ کونسا (ذریعہ) بہت زیادہ قریب ہے اور پروردگار کی رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں اور عذاب سے ڈرتے ہیں یعنی خود اموات اس فکر میں ہیں کہ ہم خدا کا قرب کس طرح اختیار کریں۔ یہ اپنے اس فکر پریشانی میں دوسرے کا وسیلہ کس طرح ہو سکتے اتنا کمال اس آیت سے کبھی یہ نہیں نکلتا کہ احیا اموات کو وسیلہ بنائیں بلکہ قطعی نفی [illegible] وہ خود اپنے فکر میں ہیں۔ بلکہ وہ اموات [illegible] اگر احیا [illegible] ہم کو پہنچائیں تو ہم اس کو اپنا وسیلہ بنائیں۔ اموات تو احیا کے محتاج ہوں اور امید رکھیں کہ احیا ہمارے لئے دعا کریں تو ہم بخشے جائیں اور یہاں برعکس معاملہ ہے احیا اموات کو وسیلہ بناتے ہیں۔ رہا شک۔ اور یہ حدیث ثبوت وسیلہ میں پیش کرتے ہیں بخاری وغیرہ میں مروی ہے کہ تین شخص کہیں جا رہے تھے۔ ایک غار میں ٹھہرے ہوا زور کی چلی ایک گنڈ پتھر کا غار کے منہ پر گرا۔ وہ بند ہوگیا۔ اب ہر ایک نے اپنے اعمال صالحہ کو وسیلہ بنایا۔ ہر ایک نے اپنے اچھے اعمال بیان کیا اور ادہر پتھر ہٹتا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں ہر ایک نے اپنے اعمال کو وسیلہ بنایا تھا نہ کہ پکارا یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ وسیلہ ہو جاؤ اور اس پتھر کو نکالو خدا کے پاس ہمارے لئے دعا کرو۔ پھر احیاء اموات کو وسیلہ بنانے پر کیوں اسکو دلیل بناتے ہو۔ اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے ہی اعمال کو وسیلہ بنائے۔ کیا ہر شخص کے عمل اپنے ساتھ ہی نہیں ہیں

تک سامنے ہیں۔ مگر اس عالی شان گرانی کو بھی احیاء اموات کو وسیلہ بنانا نہیں نکلتا۔ اور ایک مشہور حدیث پیش کی جاتی ہے کہ حضرت عباس کو صحابہ نے پانی کے لئے وسیلہ بنایا تھا۔ ابھی حضرت زندہ کو وسیلہ بناتے تھے۔ ارے خداوندا یہ حضرت کے چچا ہیں تو انکی دعا قبول فرما۔ انکی طفیل سے ہم پر پانی برسا۔ نہ کہ صحابہ نے آنحضرت کے روضہ پر جا کر یہ کہا تھا کہ تو حضرت کی طفیل یا حضرت کے وسیلہ سے پانی برسا۔ اگر احیاء کا اموات کو وسیلہ بنانا جائز ہوتا تو ضرور صحابہ خاتم النبیین افضل العالمین سید الانبیاء والرسل شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناتے۔ عباس کو کیوں وسیلہ گردانتے۔ اس حدیث سے بھی احیاء کا اموات کو وسیلہ بنانا نہیں نکلتا اور پھر اموات کو وسیلہ بنانے کی کہیں بلکہ صاف قرآن عظیم الشان میں ارشاد ہے۔ قل اندعوا من دون اللہ ما لا ینفعنا ولا یضرنا الایۃ کیا پکاریں ہم (جیسے نادان پکارتے ہیں یا رسول اللہ یا خواجہ وغیرہ) خدا کے سوا ایسی چیز کو جو نہیں ضرر پہونچائے نہ نفع دے۔ ایسی بے معنے چیز کو کاہیکو وسیلہ بناتے ہو اور کیوں پکارتے ہو۔

ایک جگہ ارشاد ہے ہل یسمعونکم اذ تدعون کیا یہ سنتے ہیں تم سے جس وقت کہ پکارتے ہو تم۔ کہاں ہیں سماع موتی کے قائل۔ ذرا دیکھیں اس آیت کو جو چیز نہ سنتی ہو اسکو پکارنا۔ وسیلہ بنانا کیا سود دیگا

(۳) استمداد۔ یہ تو کسی مذہب میں نہیں اور اتفاق ہے سلف وخلف کا ہے کہ استمداد جائز نہیں۔ البتہ مشرکوں کے پاس استمداد جائز کہا گیا ہے اور ایاک نعبد وایاک نستعین سے انکار کرنیوالوں کے پاس غیروں سے مدد مانگنا بہتر جانا گیا ہے۔ قرآن مجید اس کے رد میں بھرا پڑا ہے۔ سورہ فاتحہ جو صبح شام نمازوں میں پڑھا جاتا ہے اسمیں خود استمداد کی کافی نفی ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین سے خدا ہی کی عبادت اور خدا ہی سے استعانت خاص ہو گئی ہے۔ پھر غیروں سے مدد طلب کرنا بڑی نادانی بے علمی کم فہمی کی بات ہے قرآن عظیم الشان میں یوں تو بہت سی آیتیں انکے رد میں ہیں مگر ایک دو آیت بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض وما لہم فیہما من شرک وما لہ منہم من ظہیر یعنے کہدے اے محمد پکارو ان لوگوں کو جو گمان کرتے ہو تم خدا کے سوا وہ مالک نہیں ایک ذرہ کے بھی (جب مالک نہیں تو وہ کیا مدد کرینگے) اور نہ انکا کوئی شریک ہے۔ (جب انکو امر ونواہی میں کوئی شرکت نہیں تو پھر وہ کیا سفارشی بنیں گے۔ اور کیا مدد کرینگے۔ تفکروا یا اولی الالباب) اور نہ کوئی پشتیبان۔ جب یہ آیت پاک سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی ذرہ بھر بھی مالک نہیں تو استمداد کیا فائدہ دیگی ذرہ عقل سے کام لو واتقوا من اللہ یا اولی الالباب)

اور مولانا عیسیٰ ابن قاسم سندھی تنبیہ الملام میں بڑی زور سے لکھے ہیں یہاں ان کی عبارت انکا قول لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے تحریر فرماتے ہیں لا یجوز الاستعانۃ باہل القبور وعلیہ الجمہور جائز نہیں ہے مدد مانگنا اہل قبور سے اور تمام علماء اسی پر متفق ہیں۔

غیر خدا سے مدد مانگنے والے اس ایک ہی ضعیف بلکہ ضعف حدیث پر نازاں ہیں۔ طبرانی نے روایت کیا ہے۔ جب تم بھول جاؤ رستہ کو سفر وغیرہ میں اور ایسی زمین میں ہو کہ وہاں کوئی انیس نہ ہو تو یہ کہو عباد اللہ اعینونی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ مجمع زوائد میں لکھا ہے۔ کہ اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اسپر اتفاق کیا گیا ہے کہ بعض راوی اسکے ضعیف ہیں۔ ضعیف حدیث اہلحدیث کے پاس نہ قابل اخذ ہے نہ قابل تمسک۔ اہلحدیث ایسی ایک آدھ ضعیف حدیث کا خیال نہیں کرتے اپنے ایک آقا اپنے خالق اپنے مالک رب العزۃ سے مدد چاہتے ہیں۔ اسی کو ہر کام کا بر لانیوالا سمجھتے ہیں اور یہی کہتے ہیں حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم محمدی الاثری حیدر آبادی

اطلاع ضروری

۱۰ اگست کے اہلحدیث میں میں نے ایک سوال لکھا یا تھا۔ جس کا جواب علماء کرام سے طلب کیا تھا۔ اب میں اس سوال کی تشریح کرتا ہوں کہ وہ مولوی صاحب جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی ہیں جنکا یہ مذہب ہے کہ خدا تعالیٰ نے اگر یہودی کو جنت میں اور ہندوں کو جہنم میں داخل کیا تو ظالم ہے اس اعتقاد کو سب علماء کرام نے [illegible] کا مذہب لکھا ہے۔ تمام علماء کے جوابات [illegible] کی صورت میں چھپوایا گیا ہے [illegible] فتویٰ [illegible] صاحب نے وہ فتویٰ دیکھنا ہو وہ [illegible] نجات [illegible] منگالیں۔ خاکسار حافظ محمد یوسف جنٹر امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ

ahmadimuslim.de

فتاوے

بارہا لکھا گیا ہے کہ استفتا جس ترتیب سے دفتر میں پہنچتے ہیں اسی ترتیب سے اخبار میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو جواب کی جلد ضرورت ہو تو ٹکٹ بھیجکر قلمی جواب منگا لیا کریں۔ کئی صاحب باوجود اس کے شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے استفتا ابھی تک کیوں درج نہیں ہوئے۔ امید ہے کہ ناظرین آئندہ ایسی شکایت نہیں کرینگے۔ ایڈیٹر

س نمبر ۱۶۔ ایک شخص مسمی غلام احمد خان سکنہ بستی غذا ل کا ہے۔ اُس کو مرید پگواڑہ میں ہیں طریقہ قادریہ میں ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ جو چیز ظاہر ہے سب خدا ہی ہے اور یہ مثال دیتے ہیں کہ جو سیاہی ہے اس کے ہی حروف بنتے ہیں اگر سیاہی نہو تو حروف کسطرح بنیں گے۔

س نمبر ۱۷۔ خدا کے حکم کے بغیر کوئی ذرہ نہیں ہلتا اور وہ چاہے ہم سے روزہ رکھوئے چاہے نہ۔ ہم روزہ اسواسطے نہیں رکھتے۔

س نمبر ۱۸۔ اگر ہم کہیں کہ ہم روزے یا نماز رکھکر بہشت لینگے تو خدا فرماتا ہے کہ جس کو چاہا بہشت دیدیں جسکو چاہا نہ۔ ہم اُس کے حکم کو رد نہیں کر سکتے۔

س نمبر ۱۹۔ جو محمد صاحب نے لڑکا پالا تہا۔ اُس نے اپنی عورت کو طلاق دیدیا تہا اور محمد صاحب نے سنبھال لی تھی۔ اس کے نکاح کا ثبوت روانہ کرو۔

س نمبر ۲۰۔ خدا نے فرشتوں کو حکم دیا تہا۔ کہ آدم کی تصویر بناؤ فرشتوں نے جواب دیا کسطرح کا۔ اس کا نمونہ دکہاؤ انہوں نے حوض میں پانی ڈالکر چہرہ دکہایا کہ اسطرح بناؤ

س نمبر ۲۱۔ جب محمد صاحب آسمان کو گئے تھے تو وہ اس جسم میں نہیں گئے بلکہ خواب میں گئے۔ (رشید محمد کاریگر صاحب دریا ئینے والا)

ج نمبر ۱۶۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سب چیزیں خدا ہیں وہ گمراہ ہیں یہ کسی مسلمان عاقلہ کو بلکہ کسی آدمی کا مذہب نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یاایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم۔۔ یعنی اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ خدا ہمارا خالق ہے اور ہم اسی کی مخلوق ہیں۔ سیاہی وغیرہ کی مثال وہاں صادق نہیں آتی کیونکہ سیاہی ایک مادی چیز ہے۔ مادی سے مادی اشیاء بنتی ہیں تو کوئی حرج نہیں مگر خدا تعالےٰ تو مادی چیز نہیں وہ فرماتا ہے لیس کمثلہ شئی۔ نہ میرے جیسی کوئی چیز ہے نہ میں کسی جیسا ہوں۔ غرض خدا خالق ہے اور باقی سب چیزیں اُس کی مخلوق ہیں۔

ج نمبر ۱۷-۱۸۔ خدا کے حکم دو قسم کے ہیں۔ ایک سیاسی دوسرے شرعی سیاسی حکم وہ ہیں جو انتظام دنیا کے متعلق ہیں۔ جیسے مرنا۔ جینا۔ بننا۔ بگڑنا۔ ہونا ہے ان میں حکم الٰہی کو ہر گز نہیں ہو سکتے۔ ایک حکم شرعی ہیں۔ شرعی حکم کے متعلق جو اللہ اور رسول کے ہیں۔ ان کی تعمیل زندگی پر بسرتا ہے اور تندرستی و بیماری اثر کرتا ہے کہ نماز روزہ ہو اس پر بیشہ ذریعہ بنیے کا بندوں کو اختیار ہے گویہ اختیار بھی اللہ ہی کا دیا ہوا ہے مگر ہے۔ اس کی مثال یہ سمجھو جیسے کوئی ساہوکار اپنے نوکر کو ہزار روپیہ دیکر کاروبار پر بہیجے اور کہے کہ یہ کام کرنا وہ نہ کرنا۔ اب جو کام وہ نوکر کرتا ہے اصل میں روپیہ کے ساتھ کرتا ہے جو مالک نے اُسے دیا ہے مگر کرنے نہ کرنے کی بابت اُسے سمجھایا گیا تہا کہ ایسا مت کرنا۔ اب وہ ناجائز کام کر کے یہ عذر نہیں کر سکتا کہ مالک کو کہے تم نے مجھے روپیہ دیا تو میں نے یہ بُرا کام کیا اگر روپیہ نہ دیتے تو میں بُرا کام کیوں کرتا۔ جیسا اس نوکر کا یہ جواب غلط ہوگا ویسا ہی خدا کی حکم عدولی کرنیوالوں کا یہ عذر غلط ہے۔

اعمال نیک کرنے کا جب خدا حکم دیتا ہے تو اسی لئے دیتا ہے کہ اُن کے بدلے میں جنت عنایت کرے۔ چنانچہ فرمایا بما کنتم تعملون یعنی اعمال نیک کے عوض میں تم کو جنت ملیگی۔ فلما قضی زید منہا وطرا زوجنٰکہا

ج نمبر ۱۹۔ زینب کے نکاح کا ثبوت خود قرآن شریف میں ہے

یعنی ہم نے (خدا) نے تیرے ساتھ اُن کا نکاح کر دیا۔

جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب صحابہ کے سامنے پڑہی گویا مجلس نکاح ہو گئی اور زینب نے قبول کیا۔ بس یہی نکاح ہے۔ اگر زینب منظور نکرتی تو اسکا اختیار رہتا۔ نکاح بھی نہوتا۔

ج نمبر ۲۰۔ یہ محض بازاری گپ ہے۔

ج نمبر ۲۱۔ آسمان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شب معراج کو جانا حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ جمہور امت اس سیر کو جسمانی کہتے ہیں بعض علماء روحانی کے بھی قائل ہیں۔ واللہ اعلم عنداللہ

معذرت طبیعت کی ناسازی کیوجہ سے فتوی پوری نہیں لکہی گئی۔ ابوالوفا

چودہویں صدی کا مسیح:۔ مرزا قادیانی سوانحعمری بطرز ناول۔ صفحہ ۱۱۲ مجلد قیمت عہ

پشمینہ
چادر
طول ۲.۲ گز
سردو اصلی
کی ہے مستعمل
جاڑے کے
اس سے زیادہ
اور جاڑہ پاس
بیشک شاہانہ
عہ
چادر پشمینہ
دبا نارنجی
سینہ زانشواص
یہ دوم درجہ
ملائمت
اول کی بھی
سے عہ
تہان
تیار ہو سکتا ہے
نقد قیمت
روانہ کیا جا
خریدار
چادر نمبر
المشتہر
مینجر دی
کنٹرہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جلسہ مذاکرہ آرہ کی دلفریب ارائیں محتاج بیان نہیں۔ بڑے بڑے مشاہیر علماء کا مجمع ان کے رقت آمیز مواعظ حسنہ کی دلچسپی تقریر کو موم بنا دینے والی اندازبیان دور دور کے سربرآوردہ رگان قوم علماء ورؤسا و عام اہل اسلام کا ہجوم۔ مدرسہ احمدیہ کے ہونہار طلباء کی تقریریں سالانہ کارروائیوں کی رپورٹ خوانی اس مجموعی سماں کو جس نے ایک مرتبہ بھی دیکھ لیا ہو ممکن نہیں کہ دوبارہ مشتاق دید نہ ہوا ہو کہاں ہیں اسلامی جلسوں کا شوق رکھنے والے کدہر ہیں دینی اخوت کا ذوق رکھنے والے اور کار حسنات میں دامے درمے قلمے سخنے قدمے امداد پہنچانے والے۔ انہیں مژدہ سنا ہو ل ۵۔ ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ ہجری مطابق ۲۲۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۰۵ء روز شنبہ و یکشنبہ کو مذاکرہ علمیہ آرہ کا سترہواں سالانہ اجلاس آرہ میں ہوگا۔ تھوڑی تکلیف گوارہ فرما کر دو روز کے لئے آرہ میں ضرور تشریف لائیں اور شریک جلسہ ہو کر جمعیت علماء اور مدرسہ احمدیہ آرہ کے لائق و ہونہار طلبہ کی حیرت انگیز تعلیم جس کو وہ سنا یا کرتے ہیں آنکھوں سے مشاہدہ فرماویں اور ان کی دلپسند تقریروں سے محظوظ ہوں۔ اور اسلامی اخوت و محبت کا لطف اٹھائیں اور جلسہ مذاکرہ علمیہ کے اعلیٰ مقاصد یعنی ترقی اسلام اور ترویج علوم دینیہ کی ثواب دارین سے محروم [illegible] فرماویں مگر یاد رہے کہ ضرور بالضرور اطلاع دیں۔ استقبال کرنیوالوں کی جماعت سواریوں کے ساتھ اسٹیشن پر موجود رہیگی جو صاحب اس مبارک جلسہ میں شرکت کا قصد فرماویں ان کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ تاریخ ۵ شوال [illegible] مطابق ۱۰ دسمبر [illegible] تک مذاکرہ علمیہ کو اپنے اس مبارک ارادہ سے ضرور اطلاع بخشیں۔ تاکہ طعام و جائے قیام کا انتظام پیشتر سے درست رہے۔ الملتمس ابو زبیر محمد یوسف معین مہتمم جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ۔

نوٹ۔ جلسہ کی تمام کارروائیوں میں جنتری کا اعتبار ہوگا۔

اڈیٹر۔ اس سال جلسہ آرہ کو ایک بڑی عزت حاصل ہونیوالی ہے۔ کہ پنجاب کے فخر جناب مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآبادی بھی شریک ہونگے۔ انشاء اللہ۔ تحقیقت کرایہ کی خبر ابھی نہیں پہنچی۔

وائسرائے آگرہ کے دوران میں حضور والشان سرکٹ ہاؤس میں مقیم رہیں گے۔ ان کا کیمپ سرکٹ ہاؤس کی ملحقہ زمین پر نصب کیا جائیگا۔ وائسرائے کے کیمپ سے ملا ہوا لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودہ کا کیمپ [illegible]

آگرہ میں [illegible] بار کے موقعہ پر شاہوں اور وزیٹروں کے لئے ایک کیمپ نصب کیا جائیگا۔ مقررہ شدہ شیس کے اوکرنے پر وزیٹروں کو اس کیمپ میں ہر قسم کا آرام ملیگا۔ جو وزیٹر اپنے خیمے ساتھ لانا چاہیں اور اپنے کیمپ کا بندوبست خود کرنا چاہیں ان کے لئے بھی کیمپ میں جگہ مقرر کر دی جائیگی۔ وزیٹروں کو اس بارہ میں اپنی درخواست آفیسر انچارج وائسرائے کیمپ آگرہ کے نام بھیجنی چاہئے

ڈھاکہ کی تمام مسجدوں میں جمعہ کی نماز کے بعد مسلمانوں نے وزیر ہند کے اس اعلان پر کہ تقسیم بنگالہ ایک فیصل شدہ امر ہے اس میں اب ترمیم نہیں ہوسکتی شکرانہ کی نماز ادا کی۔ اور اس اعلان پر مسلمانوں نے بڑی خوشی کا اظہار [illegible]

رنگون پولیس کا ایک دیسی کنسٹیبل اور ایک گارڈ یہ الزام ایک نابالغ لڑکی کو ہندوستان سے بھگا کر لے گئے۔ ہندوستان سے تار پہنچنے پر یہ دونو گرفتار کر لئے گئے ملزموں کے جرم کی تحقیقات عدالت میں ہوگی۔ دونو ملزم تحقیقات کے لئے ہندوستان بھیجے گئے۔

چالیس فقیر جنکو کلکتہ کے بازار میں خیرات مانگنے پر عدالت نے یہ سزا دی کہ وہ عدالت کے احاطہ میں عدالت کے برخاست ہونے تک قید میں رہیں۔ اس خفیف سزا کا اثر فقیروں پر کچھ نہ ہوا۔ ان میں سے بعض فقیر پھر بازار میں خیرات مانگتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ اس مرتبہ مجسٹریٹ نے کسی فقیر کو ۱۰ دن اور کسی کو چار دن قید با مشقت کی سزا دی۔

بہاولپور کی ریاست نے امیر صاحب کابل کے شکار کا کیمپ خانپور کے اسٹیشن سے ۶ میل کے فاصلے پر نصب کرنے کا انتظام کر لیا۔

مکہ معظمہ کی نہر زبیدہ کی مرمت کے چندہ میں تین لاکھ روپے جمع ہو گئے [illegible] نہر زبیدہ کی ترقی کے لئے بڑی فراخدلی سے چندہ دیا۔ اس نہر کی مرمت کا کام شروع ہو گیا ہے۔

حجاز ریلوے کے چندہ میں تین کروڑ باسٹھ لاکھ روپیہ اب تک جمع ہو چکے ہیں۔

روس کے سال آئندہ کے بجٹ میں [illegible] کروڑ [illegible] لاکھ روبل کا گھاٹا رہا۔ ترکی انگریزی کی پوری کرنے کا یہ بار سلطنت چلانے [illegible]

[illegible] روانہ ہو کر ڈیوک آف کناٹ ہانگ کانگ اور [illegible] جاکر وہاں گورہ فوج کا معائنہ کرینگے۔

مولوی عبد الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ دارالحدیث پور کی لڑکی فوت ہو گئی ہے [illegible] مرحومہ کیلئے دعا مغفرت کریں [illegible]

بے نظیر مجرب دوائیں

برقی سِت — اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے میں نامردی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو تناسل میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے واسطے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں جوش اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرض نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت [illegible] مع محصولڈاک [illegible]

گولڈن پلز — یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں جن میں جوہر کشتہ جات سونا چاندی اور موتی وغیرہ بیش قیمت اجزا ہیں بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو کر [illegible] کمزور ہو گئے ہوں۔ یا کسی باہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible]

مرمیاتی — [illegible] ہر قسم کی دماغی اور بیرونی کمزوری دور کرنے [illegible] کے دفعیہ [illegible] پر [illegible] درد دور ہو جاتا ہے۔ اور جماع کے بعد [illegible] طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی [illegible] ہے قیمت [illegible]

معجون مقوی دماغ — جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو گیا ہے۔ نزلہ اور درد سر سے تنگ آ گئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس کا استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جاویں گی قیمت فی ڈبہ [illegible] علاوہ محصول

ممسک جریان — اس کے استعمال سے جریان بند ہو کر منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی [illegible] علاوہ محصول

جوہر دافعہ آتشک — اس دوا سے آتشک جیسا موذی مرض صرف پندرہ یوم میں رفع ہو جاتا ہے قیمت [illegible]

کشتہ قلعی — منی کے گاڑھا کرنے میں [illegible] قیمت فی تولہ [illegible]

کشتہ فولاد — نمبر اول [illegible] تولہ نمبر دوم [illegible] نمبر سوم [illegible] نمبر چہارم [illegible]

کشتہ چاندی — [illegible] قیمت [illegible] تولہ

پروپرائیٹر مجیدی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں مل سکتا ہے۔ اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] ہر رنگ فی عدد
" نذری [illegible]
" اونچی کی [illegible]
آزار بند سوتی [illegible]
" ریشمی [illegible]
نہاں گیرون باریک سوتی [illegible]
جرابیں سوتی عمدہ [illegible]
جرابیں [illegible]
جرابیں دستانہ اونی [illegible]
" سوتی [illegible]
فوجی زین خاکی رنگ پختہ [illegible]
مساوی لسٹری [illegible]
" خاکی [illegible]
تکئے [illegible]
دری [illegible]

کلاہ سادہ [illegible] ہر رنگ فی عدد
" زرین [illegible]
ٹوپیاں ریشمی [illegible]
کمبل [illegible]
" فوجی [illegible]
لوئی سفید [illegible]
لوئی رنگین [illegible]
پٹی [illegible] اونی [illegible]
پٹی پشمینہ [illegible]
[illegible]
چادر پشمینہ [illegible]
نیان [illegible]
" سوتی [illegible]
[illegible]
دری فرشی فرمائش [illegible]

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں [illegible] زین [illegible] نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک دفعہ آزمائش کے ضرور منگوا کر ملاحظہ فرماویں [illegible] معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ — سوداگروں کو خاص رعایت [illegible] مال بھیجا جاتا ہے [illegible] ویلیو پے ایبل [illegible] ارسال کیا جائیگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودہیانہ